www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نقد و تحقیق

اکرام اللہ ساجد

پادری غلام مسیح کے سوالات اور ان کا جواب

[صلیبی مذہب کا تعاقب...... قرآنی آیات سے]

پاکستان میں عیسائیوں کو مذہبی آزادی اور ہر قسم کا جانی و مالی تحفظ حاصل ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ دین اسلام کی اہانت کے مرتکب بھی ہوں اور مسلمانوں کو ان کے عقائد سے برگشتہ کرنے کی کوشش کریں۔ اب تک ان کی طرف سے توہین رسالت کے متعدد واقعات رونما ہو چکے ہیں اور کسی بھی حکومت کو نہ صرف ان کا خاطر خواہ نوٹس لینے کی توفیق میسر نہیں ہوئی، بلکہ ان کے ردِ عمل میں مسلم عوام کی طرف سے اگر اضطراب کی کوئی لہر اٹھی تو اسے بھی دبا دیا گیا اور مجرموں کو اس حد تک تحفظ فراہم کیا گیا کہ وہ صاف بچ نکلے اور ان کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ہمتیں جوان ہو گئی ہیں اور ان کی طرف سے نت نئی شرارتیں سامنے آ رہی ہیں۔ اس کا ایک تازہ ثبوت لاہور کے ایک پادری غلام مسیح کا سوالنامہ ہے جو فوٹوسٹیٹ ہو کر ملک کے طول و عرض میں پھیلایا گیا ہے، جس میں اس نے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں شرمناک گستاخیاں کی ہیں۔ حکمرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ عیسائیوں کی ان حرکاتِ بد کا سختی سے نوٹس لیں، ورنہ اگر وہ دین اسلام کی حمایت سے اسی طرح دست کش رہے تو اس کے نتیجہ میں وہ خود بھی رب کی حمایت سے محروم ہو جائیں گے، کیونکہ اللہ کی مدد انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو اللہ کے دین کی مدد کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ﴾ (سورۂ محمد:۷)

ذیل میں ان سوالنامہ کی عبارت من و عن نقل کی جا رہی ہے، اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی قلمبند کر دیا گیا ہے، تاکہ مسلمان عوام اس کے مہلک اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ واللہ الموفق!

پادری غلام مسیح کے سوالات

وہ غلام محمد سے غلام مسیح کیسے بنا؟

یسوع مسیح کی فضیلت دیگر تمام نبیوں پر قرآنِ کریم سے ثابت ہے جو مندرجہ ذیل اُمور میں ہے:

(۱) مسیح کا بغیر باپ کے ہونا، قرآنِ کریم کی رو سے ایسی فضیلت ہے جو دوسرے انبیاء میں نہیں پائی جاتی۔ بے شک آدم کی پیدائش بھی بغیر باپ کے ہے۔ لیکن ﴿عَصٰىٓ اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ کی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آیت سے وہ گناہ گار اور گمراہ ثابت ہوتے ہیں۔ کہاں معصوم مسیح اور کہاں عاصی اور گمراہ آدم؟

(۲) مسیح کے متعلق لکھا ہے کہ ﴿وَاَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ﴾ یعنی "مسیح روح القدس سے تائید کیا گیا" یہ فضیلت بھی اور کسی نبی کو حاصل نہیں۔

(۳) مسیح کی نسبت قرآن میں لکھا ہے ﴿غُلاَمًا زَكِيًّا﴾ یعنی "وہ بچپن سے ہی پاک اور زکی تھا" یہ خصوصیت بھی کسی اور کو حاصل نہیں۔

(۴) مسیح کی والدہ کا نام مریمؑ قرآن میں مذکور ہے، حالانکہ اور کسی نبی کی والدہ کا نام قرآنِ کریم میں مذکور نہیں۔

(۵) مسیح کو توریت، انجیل اور کتاب وحکمت سکھائی گئی، جو کسی اور نبی کو نہیں سکھائی گئی۔

(۶) مسیح کو کلمة الله کہا گیا ہے جو کسی اور نبی کو نہیں کہا گیا۔

(۷) یسوع مسیح صلیب پر مر کر انسانوں کے گناہوں کا کفارہ بنا۔ اب وہ خدا کا بیٹا ہو کر خدا کے داہنے ہاتھ میں بیٹھا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہیں بلکہ زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔ تمام نبی مر گئے صرف وہ زندہ ہے، کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور خدا ہے۔ اس لئے صلیبی مذہب قرآن کی رو سے بھی سچا ہے اور یہی وجہ میرے عیسائی بننے کی ہے۔

مکہ والوں نے حضرت محمد ﷺ کو کہا کہ آسمان پر چڑھیں اور وہاں سے کتاب لائیں، وہ ہم پڑھیں تو انہوں نے کہا ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلاَّ بَشَرًا رَّسُوْلاً﴾ اس لئے صرف یسوع مسیح ہی زندہ آسمانی ہستی ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۹۵)

الجواب بعونِ اللہ الوہاب

☆ قولہ: "وہ غلام محمد سے غلام مسیح کیسے بنا؟"

اَقول: وہ دین اسلام چھوڑ کر کافر عیسائی اس لئے بنا کہ اسے شیطان نے گمراہ کر دیا، جبکہ کفار کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید سنائی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقرة:۳۹) "اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا، ایسے لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے"

رہی یہ بات کہ وہ کافر کیونکر ہے، تو قرآنِ کریم ہی میں ہے کہ:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ...... الاٰية﴾ (المائدہ:۷۲)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"بلاشبہ ان لوگوں نے کفر کیا، جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہے (یا مسیح ابن مریم اللہ ہے)"

پادری کو اپنا سوالنامہ پڑھنا چاہئے، جس میں اس نے صاف لکھا ہے کہ

"وہ (مسیح) خدا کا بیٹا ہے اور خدا ہے!"

پس پادری کے نزدیک اگر قرآنِ کریم سچی کتاب ہے، تو اس نے قرآن کی یہ بات تسلیم نہ کر کے کفر کا ارتکاب کیوں کیا؟ اور اگر اس کے نزدیک یہ سچی کتاب نہیں، تو اس نے اس سے استدلال کیوں کیا ہے؟ اس سوال کا جواب مطلوب ہے......!

☆ قولہ: "یسوع مسیح کی فضیلت تمام دیگر نبیوں پر قرآنِ کریم سے ثابت ہے؟

اقول: پادری کی یہ بات غلط ہے، قرآنِ کریم میں تو یہ ہے کہ: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ...... الاٰيَة﴾ (البقرۃ:۲۵۳)

"یہ رسول ہیں، ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کی اور بعض کے (دوسرے اُمور میں) درجے بلند کئے"

ہاں قرآن مجید یہ بھی بتلاتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ حضورِ نبی کریم حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائیں گے:

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ...... الاٰيَة﴾ (آلِ عمران:۸۱)

"اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے یہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت دوں، پھر تمہارے پاس ایسا رسول آئے جو اس چیز کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ایمان بھی لاؤ گے اور اس کی مدد بھی کرو گے!"

چنانچہ ان انبیاء علیہم السلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ ان کا اپنا اعلان قرآنِ مجید کی سورۂ مریم میں یوں مذکور ہے: ﴿اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِيًّا﴾ (آیت ۳۰)

"میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے"

اب اگر پادری غلام مسیح اس قرآن کو پڑھنے کے بعد بھی جس سے اس نے استدلال کیا ہے، اپنی بات پر اَڑا ہوا ہے اور مسیح کو خدا بھی سمجھتا ہے تو اس کی مَت ماری ہوئی ہے۔

☆ قولہ: مسیح کا بغیر باپ کے ہونا...... قرآن کریم کی رو سے ایسی فضیلت ہے جو دوسرے انبیاء میں نہیں پائی جاتی...... بیشک آدم کی پیدائش بھی بغیر باپ کے ہے، لیکن ﴿عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ کی آیت سے وہ گنہگار اور گمراہ ثابت ہوتے ہیں۔ کہاں معصوم مسیح اور کہاں عاصی اور گمراہ آدم!

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اوّل: پادری مسیح کو خدا سمجھتا ہے، پھر اسے اس بات سے کیوں دلچسپی ہے کہ مسیح کا باپ نہیں تھا اور وہ صرف ماں سے پیدا ہوئے تھے؟...... کیا خدا کی تعریف یہ ہے کہ اس کا باپ تو نہ ہو، لیکن ماں موجود ہو؟ علاوہ ازیں پادری دوسرے انبیاء کو تو خدا نہیں سمجھتا، بلکہ اس کے نزدیک وہ انسان تھے، جبکہ مسیح کو وہ خدا سمجھتا ہے، پھر وہ ان کا تقابل ان انبیاء سے کیوں کرتا ہے؟...... کہیں یہ اس کے دل کا چور تو نہیں جو اس کی نوکِ قلم پر آگیا ہے کہ مسیح بھی انسان ہی تھے؟

اسے اپنے فقرے پر غور کرنا چاہئے کہ "مسیح کا بغیر باپ کے ہونا قرآنِ کریم کی رو سے ایسی فضیلت ہے جو دوسرے انبیاء میں نہیں پائی جاتی"...... سوچتا جا، شرماتا جا !!

حقیقت یہ ہے کہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا رب کی طرف سے ایک نشانی ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر یہ حضرت عیسیٰؑ کی فضیلت بھی سمجھ لی جائے تو ہمیں خوشی ہے، اس لئے کہ وہ اللہ ربّ العزت کے سچے نبی ہیں اور اگر ہم انہیں سچا نبی نہ مانیں تو ہمارے ایمان میں نقص لازم آتا ہے۔ لیکن اس بنا پر انہیں دوسرے انبیاء پر ترجیح کیونکر ملی؟ اور دیگر انبیاء کمتر کیوں ٹھہرے؟

کیا باپ کا بیٹا ہونا کوئی جرم ہے؟...... پادری کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟

اس نے یہ سوچا ہی نہیں کہ سوائے ان جانداروں کے، جن میں سلسلۂ توالد و تناسل چلتا ہے، ربّ تعالیٰ کی بے شمار مخلوقات ایسی ہیں جو بغیر ماں باپ کے ہیں، تو کیا یہ حضرت عیسیٰؑ کے ہم رتبہ ہو جائیں گی؟...... بلکہ پادری کے اصول کی رو سے تو اگر صرف باپ کے بغیر پیدا ہونا فضیلت ہے، تو بغیر ماں اور باپ کے دوہری فضیلت ہے۔ تب کیا یہ مخلوقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ہو جائیں گی؟

ع ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

قرآنِ مجید نے انسان کو اشرفُ المخلوقات بتلایا ہے، اس کے باوجود کہ وہ ماں باپ رکھتا ہے، اور وہ مخلوقات جو بغیر ماں باپ کے ہیں، اس سے کہیں کمتر ہیں۔ ہاں وہ انسان جو مشرک و کافر ہے، جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے۔ جیسا کہ پادری غلام مسیح جو مشرک و کافر ہونے کے علاوہ اپنے باپ آدمؑ کی تنقیص بھی کرتا ہے، جو یقیناً نیک اور فرمانبردار اولاد کی پہچان نہیں۔

پادری نے ایک بات کی، پھر اسے یاد آیا کہ آدمؑ کی پیدائش بھی بغیر باپ کے ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کی ماں بھی نہیں! پھر یہ تو دوہری فضیلت ہوئی۔

علاوہ ازیں ان کے بارے قرآن مجید میں اللہ ربّ العزت نے فرمایا: ﴿خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾ کہ "میں نے انہیں اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نیز قرآن فرماتا ہے کہ ﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ "یعنی انہیں علم اَسماء دیا گیا"

انہیں رب نے اپنی جنت میں ٹھہرایا: ﴿يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾

"تمام فرشتوں سے انہیں سجدہ کروایا" ﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّآ اِبْلِيْسَ﴾ ہاں "مگر ابلیس (جو ان کی فضیلت کا انکاری تھا) اُس نے انکار کیا"

اور ان کی پیدائش سے قبل ملائکہ میں ان کا تذکرہ فرمایا ......!

پھر پادری کا مرکزِ استدلال اگر قرآن ہے تو قرآنِ مجید ہی یہ بھی فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بھی انسان تھے، جبکہ حضرت آدمؑ بشمول حضرت عیسیٰؑ کے تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ تب اس ظالم پادری نے نہ اپنے باپ کو معاف کیا، نہ عیسیٰؑ کے باپ کو بخشا۔ اس نے باپ حضرت آدمؑ پر کیچڑ اچھال کر، بیٹے حضرت عیسیٰؑ پر بھی کیچڑ اچھالا ہے اور یہ اس کے باطل مذہب پر ہونے کی پہچان ہے۔ جبکہ اسلام سچا دین ہے، جو تمام انبیاء علیہم السلام کا احترام کرتا ہے اور یہ احترام اس دین کا لازمی جزو، بلکہ ایمانیات کا ایک حصہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ...... الاٰية﴾ (البقرۃ:۲۸۵)

"رسولؐ بھی اس کتاب پر ایمان لائے جو ان پر ان کے ربّ کی طرف سے نازل کی گئی اور مؤمن بھی۔ سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے"

ہاں اگر پادری یہ کہتا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے، تو اس کی سند اسے قرآن سے لانی چاہئے تھی، کیونکہ وہ قرآن کے حوالے سے بات کر رہا ہے۔ قرآن تو ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو جہنمی بتلاتا ہے، پھر پادری آخر کس بنا پر اُچھل رہا ہے؟

حضرت آدمؑ کے بارے میں قرآنِ مجید میں اگر ﴿فَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ کے الفاظ آئے ہیں، تو اس مقام پر (سورۂ طٰہٰ میں) "فَنَسِيَ" کا لفظ بھی ہے کہ "آپ بھول گئے تھے"۔ نیز فرمایا کہ ﴿وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا﴾ "ہم نے آدمؑ میں گناہ کا ارادہ نہ پایا" پس یہ غلطی بھول کر ہوئی، اور بہترین انسان وہی ہے جو بھول کر غلطی کرے تو فوراً توبہ کر لے۔ چنانچہ قرآنِ مجید کی رو سے آپؑ نے توبہ بھی کی، یہ توبہ قبول بھی ہوئی اور آپؑ کو ﴿فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى﴾ کا خطاب بھی ملا کہ "اللہ نے آپ کی توبہ قبول کی اور ہدایت سے سرفراز فرمایا" ہاں جو غلطی کر کے اکڑے اور اصرار کرے تو یہ کام شیطان لعین کا ہے، جس کا پادری یوں مرتکب ہوا ہے کہ وہ سچے دینِ اسلام کو چھوڑ کر گمراہ ہو گیا اور پھر بھی "آنیاں" دکھا رہا ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لگے ہاتھوں اسے یہ بھی بتادیا جائے کہ قرآن کو ماننے والوں کے نزدیک مرتد کی سزا قتل ہے، پادری کا پورا پتہ مطلوب ہے، تاکہ اس کے خلاف حکومت سے قانونی کاروائی کا مطالبہ کیا جائے۔

اور پادری نے یہ معصوم مسیح کی بھی ایک ہی کہی۔ بلاشبہ وہ معصوم تھے، بلکہ تمام کے تمام انبیاء معصوم ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ تم نے اس معصوم سے کیا سلوک کیا؟ یہی نا کہ اسے سولی پر چڑھا دیا! ظالمو! خنزیر خود کھاتے ہو، شرابیں خود پیتے ہو، زنا ولواطت تم کرتے ہو اور سزا معصوم کو دیتے ہو؟ کیا یہی ہے تمہارا مذہب اور انصاف؟

☆ قولہ: مسیح کے متعلق لکھا ہے کہ ﴿وَاَيَّدْنَاهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾ یعنی "مسیح روح القدس سے تائید کیا گیا"...... یہ فضیلت بھی اور کسی نبی کو حاصل نہیں۔

اَقول: ﴿وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ﴾

"ان میں سے ان پڑھ بھی ہیں، کتاب کو صرف اپنی خواہشات کی حد تک ہی جانتے ہیں، اور وہ بھی ظن وتخمین سے" (البقرۃ:۷۸)

پادری کو بھی اپنے مطلب کی بات تو قرآنِ مجید میں سے نظر آگئی، لیکن اسی قرآن سے اسے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ بدر کے میدان میں پانچ ہزار فرشتے رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کی طمانیت قلبی کے لئے نازل ہوئے تھے:

﴿هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾

"تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے تمہاری مدد کو بھیجے گا، اور اس مدد کو اللہ نے تمہارے لئے ذریعۂ بشارت بنایا اور تاکہ تمہارے دلوں کو اس سے طمانیت حاصل ہو، اور مدد تو اللہ غالب حکمت والے ہی کی طرف سے ہے" (آلِ عمران:۱۲۵۔۱۲۶)

سورۃ التوبہ، آیت ۲۶ میں ہے: ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ...... الاية﴾

"پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پر اور مومنوں پر اپنی سکینت نازل فرمائی اور (فرشتوں کے) لشکر کے لشکر، جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے (آسمان سے تمہاری مدد کے لئے) نازل فرمائے"

یہ واقعہ غزوۂ حنین کا ہے، جبکہ سورۃ المجادلہ میں ہے:

﴿اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ...... الاية﴾ (آیت نمبر:۲۲)

"یہ لوگ (اصحابِ رسولؐ) وہ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان ثبت کردیا ہے اور اپنی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

طرف سے روح القدس کے ساتھ ان کی تائید فرمائی ہے“

یوں یہ شرف تو حضورؐ کے صحابہؓ کو بھی حاصل ہے، پادری انبیاء کی بات کر رہا ہے...... اور کیسے معلوم نہیں کہ حضرت لوطؑ کی امداد کے لئے بھی آسمانوں سے فرشتے نازل ہوئے تھے؟

پادری نہ جانے باربار بھول کیوں جاتا ہے؟ یہاں اس نے پھر وہی غلطی دوہرائی ہے جو پہلے بھی کرچکا ہے۔ اس کا دعویٰ مسیح کے خدا ہونے کا ہے، تو کیا خدا کو بھی روح القدس کی تائید کی ضرورت ہے؟...... مزید غلطی اس نے یہ لکھ کر کی ہے کہ ”یہ فضیلت بھی کسی اور نبی کو حاصل نہیں“...... یہ الفاظ بتلاتے ہیں کہ مسیح بھی اس کے نزدیک نبی ہیں، خدا نہیں ہیں۔ اس کے باوجود اگر وہ انہیں خدا کہتا ہے، تو ہم پوچھتے ہیں کہ کیا خدا بھی نبی ہوتا ہے؟ آخر اس کے ہوش ٹھکانے کیوں نہیں ہیں؟...... سچ ہے، جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے!

☆ **قولہ:** مسیح کی نسبت قرآن میں لکھا ہے: ﴿غُلَامًا زَكِيًّا﴾ یعنی وہ بچپن سے ہی پاک اور زکی تھا۔ یہ خصوصیت کسی اور کو حاصل نہیں!

اَقول: پادری ”زَكِيًّا“ کے ماقبل ”غُلَامًا“ کو کیوں فراموش کر بیٹھا ہے؟ غلام خدا تو نہیں ہوتا! پادری یہ بھی کہتا ہے کہ ”وہ بچپن سے ہی پاک اور زکی تھا!“ تو کیا خدا بچپن بھی گزارتا ہے؟

حضرت مسیحؑ بلاشبہ پاک تھے، لیکن اس کا یہ کہنا غلط ہے کہ کسی اور کو یہ خصوصیت حاصل نہیں۔ قرآن مجید کی پانچ آیتوں میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ﴿وَيُزَكِّيهِمْ﴾ کا لفظ آیا ہے۔ ان میں سے ایک آیت ملاحظہ ہو: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ ...... الاية﴾ (آلِ عمران: ۱۶۴)

”بلاشبہ مؤمنوں پر اللہ نے احسانِ عظیم فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے“

اب جو دوسروں کا بھی تزکیۂ نفس کرتا ہے، اس کے اپنے زکی ہونے کا کیا عالم ہوگا؟ آیت نے یہ بھی بتلایا کہ یہ تزکیۂ نفس مؤمنوں کا ہوا، پس امتِ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مؤمن بھی پاک اور زکی ہیں، جبکہ پادری کو کوئی ایک شخص بھی اس صفت سے متصف نظر نہیں آتا۔

”غُلَامًا زَكِيًّا“ حضرت عیسیٰؑ کو سورۂ مریم میں کہا گیا ہے۔ اور اسی سورہ میں ان الفاظ سے قبل حضرت یحییٰؑ کے بارے میں فرمایا گیا ہے: ﴿يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً وَّ كَانَ تَقِيًّا﴾ (سورۂ مریم: ۱۲، ۱۳)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

''اے یحییٰؑ، کتاب کو مضبوطی سے پکڑ! اور ہم نے اسے بچپن میں ہی حکم یعنی نبوت عطا فرمائی تھی، نیز شفقت ہماری طرف سے اور پاکیزگی...... اور وہ متقی تھا''

پس پادری کا مذکورہ دعویٰ باطل ہے، اور حقیقت وہی ہے جو قرآنِ مجید نے بیان فرمائی کہ:

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ (سورۃ البقرۃ)

''ہم نے اپنے رسولوں کو فضیلت عطا فرمائی، کسی کو کسی لحاظ سے اور کسی کو کسی لحاظ سے''

☆ قولہ: مسیح کی والدہ کا نام قرآنِ مجید میں مذکور ہے، حالانکہ اور کسی نبی کی والدہ کا نام قرآن میں مذکور نہیں!

اقول: والدہ کا نام چھوڑ، قرآنِ مجید میں تو تمام انبیاء کے اپنے نام بھی مذکور نہیں، حالانکہ یقیناً یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے۔ اصحابِ رسول ﷺ کے خود قرآنِ مجید ہی نے بڑے فضائل گنوائے ہیں، لیکن ان میں سے سوائے ایک کے کسی کا نام قرآنِ کریم میں مذکور نہیں۔ مؤمنین و متقین کو بھی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اپنی رضامندی کی بشارتیں دی ہیں، لیکن ان میں سے کسی کا نام بھی قرآنِ مجید میں موجود نہیں۔ حتیٰ کہ ایک مؤمن، جس نے فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ کی حمایت میں تقریر کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ایک سورۂ قرآنی میں اس کا تفصیلی تذکرہ فرمایا ہے، اس سورہ کا نام تو سورۃ المؤمن رکھ دیا گیا، لیکن نام اس مؤمن کا بھی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں درج نہیں فرمایا۔ پس قرآنِ مجید میں کسی نبی کا اپنا یا اس کی والدہ کا نام مذکور نہ ہونا اس کی فضیلت کے منافی ہرگز نہیں۔

یہ اصولی بات نوٹ کر لینے کے بعد پادری کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمیں حضرت عیسیٰؑ (اور ان کی والدہ مریم کی بھی) فضیلت سے قطعی انکار نہیں، بھلا جس کی فضیلت قرآن مجید فرمائے، اس سے کسی مسلمان کو انکار ہو سکتا ہے؟ لیکن کاش پادری قرآن مجید کے مقصود کو سمجھ سکتا۔ قرآنِ مجید کتابِ ہدیٰ ہے اور اس کا ہر لفظ انسانیت کی رشد و ہدایت سے متعلق ہے۔ قرآن مجید میں اگر حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام مریمؑ مذکور ہے، تو اس سے پادری کو یہ سبق حاصل ہونا چاہئے تھا کہ جس کی والدہ موجود ہو اور اس والدہ کا نام تک بتلا دیا جائے، وہ خدا نہیں ہوتا جبکہ پادری مسیح کو خدا سمجھتا ہے۔ پھر پادری کے نزدیک مریم بھی خدا ہے، حالانکہ ان کی والدہ اور والد دونوں موجود تھے، تب یہ والدہ اور والد رکھنے والا خدا......؟ کیا اب بھی بات پادری کی سمجھ میں نہیں آئی؟

اس مقام پر پادری کو ایک اور بات بھی نوٹ کر لینی چاہئے، کہ حضرت مریم کی والدہ کا نام قرآنِ مجید میں مذکور نہیں، اس لئے کہ ان کا باپ موجود تھا، چنانچہ والدہ کی بجائے ان کے والد کا نام لیا گیا: ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ﴾ اب اس سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد ہمیشہ باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے،

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چنانچہ قرآنِ مجید میں حضرت اسماعیلؑ کے والد حضرت ابراہیم، حضرت یعقوبؑ کے والد حضرت اسحٰقؑ، حضرت اسحٰقؑ کے والد حضرت ابراہیمؑ، حضرت یوسفؑ کے والد حضرت یعقوبؑ، حضرت یحییٰؑ کے والد حضرت زکریاؑ اور حضرت سلیمانؑ کے والد حضرت داؤدؑ کے نامِ نامی مذکور ہیں۔ یوں پادری کا یہ 'فضیلت والا" مسئلہ بھی حل ہوگیا......!

حضرت عیسیٰؑ کا چونکہ باپ موجود نہ تھا، اس لئے ان کی والدہ کا نام لیا گیا، چنانچہ قرآنِ مجید کے کئی مقامات پر انہیں "عیسیٰ ابن مریم" کے لفظوں سے یاد فرمایا گیا ہے۔ اب یہ پادری کی اپنی مرضی ہے کہ وہ ان الفاظ کو زیر بحث لانے اور ان سے حضرت عیسیٰؑ کی فضیلت کا استدلال کرنے کے باوجود انہیں "خدا کا بیٹا" کہنے پر مصر ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ قرآن کے بیان کردہ مسیحؑ، مسیحؑ ابن مریم ہیں اور پادری کا مسیح، مسیح ابن خدا!...... اس طرح قرآنِ مجید جس مریمؑ کا تذکرہ فرماتا ہے، وہ اللہ کی فرمانبردار بندی ہیں، جبکہ پادری جس مریم کی بات کرتا ہے وہ خود خدا ہے، تب پادری کو قرآنِ کریم کے بیان کردہ مسیح و مریم سے کیا تعلق؟...... ہاں یہ دونوں ہمارے ہیں، اس لئے کہ ہمارے ہی قرآن میں ہمارے ہی رب نے ان کا ذکر خیر فرمایا ہے۔ پس یہ شرف ہمارے لئے ہے، پادری کے لئے نہیں !!

ویسے بھی پادری کو اس قدر قلابازیاں تو نہ کھانی چاہئیں کہ اس کی دماغی صحت پر شبہ ہونے لگے۔ کبھی وہ کہتا ہے کہ "مسیح خدا کا بیٹا ہے"...... کبھی کہتا ہے کہ "مسیح خدا ہے" اور کبھی کہتا ہے کہ:

"مسیح کی والدہ کا نام مریم قرآن میں مذکور ہے، حالانکہ اور کسی نبی کی والدہ کا نام قرآن میں مذکور نہیں"

پادری کے یہ الفاظ حضرت مسیحؑ کے، منجملہ دیگر انبیاء کے ایک نبی ہونے پر شاہدِ عدل ہیں۔ ان کے 'خدا کا بیٹا' ہونے یا 'خدا' ہونے پر نہیں!

ع شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں "تیری" بات

پس پادری کی اُخروی عافیت اسی میں ہے کہ وہ مسیح و مریم سے متعلق قرآنِ مجید کا بیان کردہ عقیدہ قبول کرلے، حضرت مسیحؑ کا اپنا اعلان قرآنِ مجید میں یوں مذکور ہے:

﴿اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا﴾ (سورۂ مریم:۳۰)

"میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے"

جبکہ حضرت مریمؑ کے متعلق قرآنِ مجید بیان فرماتا ہے:

﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ﴾ (التحریم:۱۲)

"اور مریم بنتِ عمران کی، جس نے اپنے ستر کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دی اور وہ اپنے رب کے حکم اور اس کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھیں اور (رب کے) فرمانبردار بندوں میں سے تھیں"

☆ قولہ: مسیح کو تورات، انجیل اور کتاب و حکمت سکھائی گئی، جو کسی اور نبی کو نہیں سکھائی گئی۔

اَقول: کیا اللہ ربّ العزت کے علاوہ دو مزید خدا بنانے کے علاوہ اب چوتھا خدا پادری خود بننے لگا ہے، جو اسے یہ فکر دامن گیر ہے کہ کس نبی کو کیا سکھانا چاہئے؟...... شریعت مقرر کرنا اللہ ربّ العزت کے اختیار میں ہے، پادریوں کے اختیار میں نہیں، اور حضرت انبیاء علیہم السلام اسی چیز کے پابند ہوتے ہیں جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ پس جو انبیاء تورات و انجیل کے نزول سے قبل ہو گزرے، بھلا انہیں تورات و انجیل سکھانے کی کیا تک تھی؟ اس مقام پر ہمیں پادری کے بڑوں کی ایک بات یاد آ گئی ہے۔ یہود و نصاریٰ نے یہ کہا تھا کہ حضرت ابراہیمؑ یہودی یا نصرانی ہیں، جواباً اللہ ربّ العزت نے فرمایا:

﴿وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرٰةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلاَّ مِنْ بَعْدِهِ اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ﴾ (آلِ عمران:٦٥)

"عقل کے ناخن لو، تورات و انجیل تو نازل ہی ان کے بعد ہوئی تھیں" (پھر وہ یہودی یا عیسائی، جو تورات و انجیل کے مکلّف تھے، کیسے ہو سکتے ہیں؟)

اب اسی عقل مندی کا مظاہرہ پادری کر رہا ہے کہ وہ ان انبیاءؑ کو بھی تورات و انجیل سکھانا چاہ رہا ہے کہ یہ کتابیں نازل ہی جن کے دنیا میں آ کر اور پھر دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ہوئیں۔ ورنہ پادری کی نظر میں ان کی فضیلت معاذاللہ مشکوک ٹھہرے گی۔

ہاں جب تورات نازل ہوئی، تو اس کے جاننے والے صرف حضرت عیسیٰؑ نہیں تھے، بلکہ ان سے بھی قبل خود صاحب توراۃ حضرت موسیٰؑ اور دیگر کئی انبیاء کے علاوہ بہت سے ربانی علماء بھی تھے۔ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ...... الاٰية﴾ (المائدۃ:٤٤)

"ہم نے توراۃ نازل فرمائی، جس میں ہدایت تھی اور نور، اس کے مطابق (رب تعالیٰ کے) فرمانبردار انبیاء (علیہم السلام) یہود کے فیصلے کیا کرتے تھے اور ربّ والے اور علماء بھی"

اور ظاہر ہے، یہ فیصلے تورات سیکھے بغیر نہیں ہو سکتے تھے...... اب رہی انجیل، تو جب یہ نازل ہوئی، اس وقت حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ دوسرا کوئی نبی موجود ہی کب تھا، جسے یہ سکھائی جاتی؟ ہاں حضرت عیسیٰؑ کے مخاطب چونکہ نصاریٰ کے علاوہ یہود بھی تھے، جیسا کہ قرآنِ مجید میں مذکور ان کے اس فرمان سے ظاہر ہے: ﴿وَقَالَ الْمَسِيْحُ يَا بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ......الاٰية﴾ "اور مسیح نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی" (المائدۃ:٧٢)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لہٰذا اپنی تبلیغ کے سلسلہ میں تورات وانجیل دونوں کی انہیں ضرورت تھی۔ تاہم نہ یہود کو حیا آئی اور نہ نصاریٰ کو۔ ایک نے اگر عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا بنادیا تو دوسرے نے عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بلکہ تیسرا خدا بھی بنالیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی، تو آپؐ کے مخاطب بشمول یہود و نصاریٰ پوری دنیا کے انسان تھے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا﴾ (سورہ سبا:۲۸)

"اور ہم نے آپؐ کو (پوری دنیا کے) لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے"

لہٰذا آپؐ کے لئے جس کامل شریعت کی ضرورت تھی، اس کی متحمل تورات وانجیل دونوں مل کر بھی نہ ہوسکتی تھیں۔ چنانچہ آپ کو قرآنِ مجید ملا جو تمام شرائع کا جامع ہے:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ...... الاية﴾ (المائدۃ:۴۸)

"اور (اے نبیؐ) ہم نے آپؐ پر سچی کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان سب پر شامل! تو ان کے درمیان "ما أنزل اللّٰہ" کے مطابق فیصلے کیجئے"

اسی قرآن مجید کے ذریعے دین کی تکمیل ہوئی ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ...... الاية﴾ (المائدۃ:۳) اور اس میں صرف یہود و نصاریٰ ہی نہیں، بلکہ تقریباً پوری تاریخ انسانی کے وہ حالات و واقعات موجود ہیں جن کا تعلق رہتی دنیا تک کے آخری انسان کی ہدایت سے تھا، اور تورات وانجیل کے متعدد اَحکام کی بھی اس میں نشاندہی کی گئی ہے۔ پادری اگر اپنے سوالنامہ ہی پر غور کرلیتا تو اس کی غلط فہمی دور ہوجاتی کہ اس کے تمام سوالات حضرت عیسیٰؑ سے متعلق ہیں، لیکن بات وہ قرآنِ کریم کے حوالے سے کر رہا ہے۔ پس جب آپ ﷺ کے پاس کامل واکمل شریعت کی حامل کتاب موجود تھی، تو آپؐ کو تورات وانجیل کی ضرورت بھی کیا تھی؟

ویسے بھی پادری سے اس مقام پر یہ پوچھنے کو جی چاہتا ہے کہ وہ کس تورات وانجیل کی بات کر رہا ہے؟ کیا وہی کہ جنہیں من مانی خواہشات کے تابع بنادیا گیا اور تحریفات کی بھینٹ چڑھا کر اس حد تک مسخ کردیا گیا کہ آج شاید ہی ان کی کوئی بات اصل صورت میں باقی رہ گئی ہو؟...... ورنہ ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل کے مزعومہ دعویدار آج خنزیر بڑی رغبت سے کھا رہے ہیں، تو کیا پادری یہ لکھ کر دے سکتا ہے کہ انجیل میں خنزیر حلال تھا؟ ہاں اصل انجیل سے تو پادری کی نسبت ہم زیادہ واقف ہیں اور یہ واقفیت ہمیں قرآنِ مجید کی بدولت حاصل ہے، جس میں یہ آیت موجود ہے کہ

﴿وَإِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ (الصف:۶)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"اور جب عیسیٰؑ بن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل، میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسولؐ کی بشارت دینے والا جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام نامی احمد (ﷺ) ہوگا"

لیکن پادریوں نے اس انجیل سے کیا سلوک کیا؟...... یہی نا کہ جس نسخۂ انجیل میں یہ بشارت موجود پائی، اسے جلا دیا۔ انجیل برنباس سے پادریوں کا یہ سلوک ڈھکا چھپا نہیں، تب وہ توراۃ وانجیل کا نام کس منہ سے لیتا ہے؟

رہی بات کتاب وحکمت کی، تو پادری کی معلومات اس سلسلہ میں بھی جاہلانہ حد تک ناقص ہیں، ورنہ وہ کون سا نبی ہے، جسے کتاب وحکمت نہ سکھائی گئی؟...... قرآنِ مجید میں ہے:

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ (آلِ عمران:۸۱)

"اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے یہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت دوں، پھر تمہارے پاس ایک رسولؐ آئے جو اس کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ایمان بھی لاؤ گے اور اس کی مدد بھی کرو گے"

جبکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بالخصوص ارشاد ہوا کہ

﴿وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ (سورۃ النساء:۱۱۳)

"اور اللہ نے آپؐ پر (اے نبیؐ) کتاب بھی نازل فرمائی اور حکمت بھی...... اور آپ کو وہ (سب کچھ) سکھایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑا فضل فرمایا"

اور ان علوم میں تورات وانجیل کے علوم بھی شامل تھے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾ (سورۃ المائدہ:۱۵) "اے اہل کتاب، تمہارے پاس ہمارے (آخری) پیغمبر آچکے ہیں کہ جو کچھ تم کتابِ الٰہی میں سے چھپاتے تھے، وہ اس میں بہت کچھ تمہیں کھول کھول کر بتا دیتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصور معاف بھی کر دیتے ہیں"

کیا پادری اب بھی یہ کہے گا کہ آپ کو توراۃ وانجیل کا علم نہ دیا گیا تھا؟ بہر حال آپ ﷺ تو خود معلم کتاب وحکمت تھے، اور آپؐ کی امت کے مؤمنین اس سلسلہ میں آپؐ کے فیض یافتہ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ...... الاية﴾ (آلِ عمران:۱۶۴) "بلاشبہ اللہ نے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مؤمنوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں ایک رسولؐ انہی میں سے مبعوث فرمایا جوان پر اس (اللہ) کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، ان کا تزکیۂ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے"

قرآنِ مجید نے بتلادیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام، بلکہ امتِ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مؤمنین بھی کتاب و حکمت سکھائے گئے ہیں، جبکہ پادری کو اس صفت سے متصف دوسرا کوئی نظر ہی نہیں آتا۔ اس پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔۔۔۔۔ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ؟

"چمگاڈر کو اگر سورج نظر نہ آئے، تو اس میں سورج کا کیا قصور؟"

☆ قولہ: "یسوع مسیح صلیب پر مر کر انسانوں کے گناہوں کا کفارہ بنا، اب وہ خدا کا بیٹا ہو کر خدا کے داہنے ہاتھ میں بیٹھا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہیں، بلکہ زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔ تمام نبی مرگئے صرف وہ زندہ ہے، کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور خدا ہے، اس لئے صلیبی مذہب قرآن کی رو سے بھی سچا ہے اور یہی وجہ میرے عیسائی بننے کی ہے"

اقول: صلیبی مذہب قرآن کی رو سے بھی جھوٹا ہے، اور پادری کی ہفوات کے مطابق تو اس کا پول اور بھی کھل گیا ہے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں، یسوع مسیح پہلے تو مر کر انسانوں کے گناہوں کا کفارہ بنا اور پھر خدا کا بیٹا بن بیٹھا! کوئی صحیح العقل آدمی ایسی بات کرسکتا ہے؟ پادری یہ بھی کہتا ہے کہ وہ صلیب پر مرگیا، اور یہ بھی کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے۔ ایک طرف کہتا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے، اور دوسری طرف یہ بھی کہتا ہے کہ وہ خود خدا ہے۔ پھر خود خدا بھی ہے، اور خدا کے داہنے ہاتھ بھی بیٹھا ہے۔ علاوہ ازیں پادری کے مذہب میں خدا کو انسانوں کے گناہوں کی سزا ملتی ہے، خدا صلیب پر بھی لٹکایا جاسکتا ہے، خدا مر بھی سکتا ہے اور مرنے کے بعد بھی زندہ ہی رہتا ہے۔ زندہ اس لئے ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور خدا ہے، اور مر اس لئے گیا کہ وہ اپنے بندوں کے گناہ بخشنے پر قادر نہ تھا، لہٰذا اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ پایا کہ صلیب پر چڑھ کر مر جائے اور ان گناہوں کا کفارہ بنے...... یعنی

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ ۔۔۔۔۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی!

اگر پادری کی عقل پر پتھر نہ پڑگئے ہوتے، یا اس کے دل پر مہر نہ لگ چکی ہوتی تو اس کی اپنی ہی یہ تحریر اسے ہلا کر رکھ دیتی کہ وہ کس قدر تضادات کے مجموعے کو مذہب سمجھے بیٹھا ہے اور پھر اس پر مُفتخر (اتراتا) بھی ہے۔ پھر صلیبی مذہب پر مر کر انسانوں کے گناہوں کا کفارہ بنا۔ لہٰذا یسوع مسیح سے عیسائیوں کی وجۂ محبت تو سمجھ میں آتی ہے کہ اس نے مر کر انہیں بدمعاشیوں کی کھلی چھٹی دے دی ہے،

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لیکن صلیب سے ان کی محبت کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ یہ تو وہ آلۂ قتل یا موت ہے جس نے یسوع مسیح ایسے خدا کی جان بھی لے لی۔ سوچئے، جس چھری، چاقو یا آلۂ قتل سے کسی کے عزیز کی موت واقع ہو جائے، لواحقین تو اسے توڑ کر چولھے میں جھونکنا چاہتے ہیں کہ کسی طرح سینہ ہی ٹھنڈا ہو جائے۔ لیکن یہ کیسے لواحقین ہیں جو اس آلۂ قتل کو سینے سے لگائے، اسے چومتے چاٹتے، اسے بوسے دیتے، ہاتھ سے چھو لینے تک کو باعث سعادت جانتے، اسے اپنے مذہب کا شعار بناتے، اپنے مذہب کو اس سے منسوب کرتے، گرجوں پر سجاتے اور مصائب سے بچنے کے لئے اسے گلے میں آویزاں کرتے اور اس کی پناہیں ڈھونڈتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ جس صلیب نے ان کے خدا کو بھی نہ بخشا اور اس کی جان تک لے لی، وہ انہیں مصائب سے کیا بچائے گا، یا پھر صلیب سے ان کی محبت کی وجہ یہ ہو گی کہ یہ ان کے گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ بنی۔

لیکن پادری قرآن کے حوالہ سے یہ بھی کہتا ہے کہ "وہ (مسیح) صلیب پر مرا ہی نہیں" پھر تو سارا ٹنٹا ہی ختم ہوا...... پادری کو چاہئے کہ وہ یا تو اپنی کہے اور یا پھر قرآن کی بات کرے۔ اس مذہب کی تو کوئی ایک بات بھی قرآن کے مطابق نہیں۔ پادری کہتا ہے کہ مسیح مر گیا، قرآن فرماتا ہے کہ ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ﴾ "انہوں نے اسے قتل نہیں کیا"...... پادری کہتا ہے کہ وہ صلیب پر مرا، لیکن قرآن فرماتا ہے ﴿وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ "انہوں نے اسے سولی بھی نہیں دیا"...... پادری کہتا ہے کہ "وہ مر کر انسانوں کے گناہوں کا کفارہ بنا"، قرآن فرماتا ہے کہ "وہ زندہ ہے"، اور "ہر نفس اپنی نیکی کا خود حق دار اور اپنی برائی کا خود ہی ذمہ دار ہے": ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (البقرۃ:۲۸۶)...... پادری کہتا ہے کہ تمام نبی مر گئے، صرف مسیح زندہ ہے! قرآن فرماتا ہے کہ موت تو انہیں بھی آ کر رہے گی: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (آلِ عمران:۱۸۰)...... اور ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ "اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو ان (مسیحؑ) کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہیں لے آئے گا"...... پادری کہتا ہے کہ وہ (مسیحؑ) خدا کا بیٹا ہے، قرآن فرماتا ہے کہ ﴿وَمَا يَنْۢبَغِىْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا﴾ "رحمٰن کے شایانِ شان ہی نہیں کہ اس کی کوئی اولاد ہو"...... پادری کہتا ہے کہ وہ خدا ہے، قرآن مجید بار بار بیان فرماتا ہے کہ ﴿لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ﴾ "اللہ ربّ العزت کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں"...... پادری کہتا ہے کہ مسیح صلیب پر مر گیا، لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھتا ہے کہ: "قرآن کہتا ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہیں"...... ظاہر ہے کہ پادری کی بات قرآن کے خلاف ہے اور قرآن مجید کا بیان پادری کے برخلاف! اب یہ پادری ہی کی ہمت ہے کہ وہ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ "صلیبی مذہب قرآن کی رو سے بھی سچا ہے"...... پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ پادری پاگل ہو گیا تھا، اور یہی وجہ اس کے عیسائی بننے کی ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چنانچہ جب وہ بدمذہب ہو گیا تو بشمول حضرت عیسیٰؑ، کسی نبی کا بھی کوئی احترام اس کے دل میں باقی نہ رہا۔ اسے اپنی تحریر پر ایک نگاہ ڈال لینی چاہئے جو ہر قسم کے ادب واحترام سے نا آشنا ہی نہیں، بلکہ تہذیب سے بھی گری ہوئی اور انتہائی بدتمیزی پر مبنی ہے۔

☆ قولہ: "مسیح کو کلمة الله کہا گیا ہے جو کسی اور کو نہیں کہا گیا"

اقول: قرآنِ مجید میں مسیح کے لئے کلمة الله کے الفاظ استعمال ہی نہیں ہوئے، پادری کو اپنی معلومات درست کر لینی چاہئیں!

☆ قولہ: "مکہ والوں نے حضرت محمد ﷺ کو کہا کہ آسمان پر چڑھیں اور وہاں سے کتاب لائیں، وہ ہم پڑھیں تو انہوں نے کہا ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا﴾ (الاسراء: ۹۳) اس لئے یسوع مسیح ہی آسمانی زندہ ہستی ہے"

اقول: سبحان اللہ، کیا شاندار تعلیم ہے قرآنِ مجید کی! جو ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء علیہم السلام کا دین، دینِ اسلام ہی تھا جو اپنی اپنی امت کو اللہ کی وحدانیت کا درس دیتے رہے اور اپنے قول وفعل سے اپنے مخاطبین پر یہ واضح کرتے رہے کہ اس کائنات کا مالک ومختار، مدبر ومنتظم اور ہر قسم کے فضل وکرم کا مبدأ صرف اللہ رب العزت کی ذات والا صفات ہے۔ وہ اپنے بندوں کو جب چاہے اپنے فضل وانعام سے نوازے اور جب چاہے اسے روک دے۔ اس نے چاہا تو اپنے ایک برگزیدہ بندے کو ایک ہی رات میں ساتوں آسمانوں اور جنت کی سیر کرا دی اور اپنے ایک دوسرے برگزیدہ بندے کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اس دین میں حضرات انبیاء علیہم السلام کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے انتہائی فرمانبردار اور مؤدب بندوں کی ہوتی ہے، جنہیں یہ معلوم تھا کہ اللہ کی بارگاہ میں جو جس قدر جھکا، اسی قدر بلندیوں اور رفعتوں سے ہمکنار ہوا...... اللہ رب العزت نے اپنے بندوں پر حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی اطاعت اس حد تک فرض کی ہے کہ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ لیکن اس شان ورفعت کے باوجود اس دین میں بندوں کو خدا مان لیا جاتا ہے، اور خدا بھی ایسا کہ جو صلیب پر چڑھ کر موت کے گھاٹ اتر جائے اور پھر بھی زندہ ہی رہے۔ جو معصوم ہو کر بھی سزا پائے، لیکن اس کے پجاری اپنی تمام تر بدمعاشیوں کے باوجود مطمئن ہوں کہ ان کا خدا مر کر ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کر چکا ہے، لہٰذا جنت ان کے لئے الاٹ کر دی گئی ہے...... تف ہے، ایسے مذہب پر! افسوس ایسے پادری پر، جو دینِ حق چھوڑ کر ایسے مذہب کا پرستار بن گیا کہ جس کی کوئی کل بھی سیدھی نہیں...... والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ، وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین!

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ